نہ حقوقِ زوجیت دیتا ہے، نہ خرچہ دیتا ہے اور نہ طلاق‘‘ تو عدالت نکاح فسخ کردے گی۔ اگر عدالت کے سامنے آپ کے شوہر نے ثابت کر دیا کہ: ’’میں تو اسے گھر لے جانا چاہتا ہوں، مگر یہ جاتی نہیں ہے‘‘ تو پھر آپ کی درخواست خارج ہوجائے گی۔(مولانا گوہر رحمٰن، ایضاً، ص ۳۷۸)

طلاق بہ طور ہتھیار

س: شوہر بیوی کے درمیان ناخوش گواری کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ شوہر بات بات پر گالم گلوچ کرتا ہے اور بیوی کو اذیت پہنچاتا ہے۔ وہ بات بات پر کہتا ہے کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا۔ کیا بار بار طلاق کا لفظ دہرانے سے نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ’میں نے طلاق دے دی‘ تبھی طلاق نافذ ہوگی۔ لیکن اگر وہ بیوی سے ہزار بار کہے کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا، اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

اصل میں بعض لوگ طلاق کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں بیوی سرکشی پر آمادہ ہوتی ہے تو اس کو قابو میں کرنے کے لیے دھمکی دیتے ہیں کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا۔ اس دھمکی سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ میں نے طلاق دے دی تو وہ طلاق نافذ ہوجائے گی۔(مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

قرض کے بدلے میں زکوٰۃ کی ادایگی

س: ایک خاتون زکوٰۃ کی ادایگی کے لیے ہر ماہ کچھ رقم پس انداز کرتی رہی۔ اس دوران کسی ضرورت مند نے قرض مانگا تو اس رقم کو بطور قرض دے دیا۔ اب، جب کہ اس کو زکوٰۃ ادا کرنی ہے اور قرض خواہ رقم واپس نہیں کر رہا ہے اور صورت حال یہ ہے کہ اس کے پاس زکوٰۃ کی ادایگی کے لیے کوئی رقم نہیں ہے۔ اگر قرض میں دی گئی رقم کو زکوٰۃ تصور کرلیا جائے اور قرض معاف کر دیا جائے تو کیا اس سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

ج: بعض فقہا نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر ہم نے کسی کو قرض دیا ہے اور وہ اسے لوٹا نہیں رہا ہے، ہم پر زکوٰۃ فرض ہے تو ہم قرض کو معاف کردیں اور سمجھ لیں کہ ہم نے زکوٰۃ ادا کردی۔ لیکن زیادہ تر فقہا اس کو جائز نہیں قرار دیتے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح ہم نے حقیقت میں